## سوال

(331) جس نے تعویز لٹکایا اس نے شرک کیا

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے اکثر جگہوں پر کلمات لکھے ہوئے دیکھے اور اب بھی دیکھتا ہوں جو درج ذیل ہیں جس نے گلے میں تعویز لٹکایا اس نے شرک کیا اور ساتھ یہ حدیث لکھی ہوتی ہے ۔

«من تعلق تميمة فقد اشرک» (مسند احمد)

گزارش ہے کہ یہ صحیح ہے یا غلط یا حدیث مذکور کا درجہ کیا ہے اگر اس کا ذکر کہیں نہ ہو تو بھی درخواست ہے کہ گلے میں تعویز پہننا کیسا ہے ؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

جہاں تک حدیث مذکور کا تعلق ہے تو وہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسند احمد میں مروی ہے ملاحظہ ہو ۔ (صححه البانی احمد4/156) (17353) وقال محققه حمزة :اسناده حسن الحاکم 4/219 (7513) سکت عنه الذهبی الصحیحة (492) قال الامام البیهقی رحمة اللہ : والتمیمة یقال :انها ذخرزة کانوا یتعلقونها (٩/350) السنن الکبري) (الفتح الربانی : 17/187) مسند احمد کے مبوب اور شارح علامہ ساعاتی مصری نے اس کے رجال کے بارے میں کہا ہے کہ " رجاله ثقات "(اس کے راوی ثقہ ہیں )اب مسئلہ یہ رہ جاتا ہے کہ تیمیہ کا صحیح مفہوم اور مطلب کیا ہے اس سلسلے میں ائمہ لغت وشارحین حدیث

کے چند اقوال حسب ذیل ہیں ۔ تیمیہ کا معنی منکا لکھا ہے چنانچہ امام ابن اثیر رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں ۔

«التمائم جمع تميمة وهی خرزات» (النهاية :١/١٩٨)

"تمائم تیمیہ کی جمع ہے اور اس کے معنی منکے کے ہیں ۔"

اور کتاب "لسان العرب" میں ابو منصور سے منقول ہے :

«التمائم واحدتها تميمة وهی خرزات» (لسان العرب 121/7)

''تمائم کامفرد تیمیہ ہے اوروہ منکوں کانام ہے۔''

اسی طرح "فتح المجید" میں علامہ خلخالی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے :

«وھی مایعلق باعناق الصبیان من خرزات وعظام» (ص 27)

"تیمہ ان ہڈیوں اور منکوں کانام ہے جو بچوں کے گلے میں لٹکائی جاتی ہیں۔ "نیز "لسان العرب"" میں ہے :

«ولم اربین الاعراب خلافاان التیمۃ ہی الخرزۃ نفسھا» (12/70)

"مجھے اعراب میں کسی کا اختلاف معلوم نہیں ہوسکا تیمہ فی نفسہ منکوں کوکہا جاتا ہے۔اوریہی مذہب ائمہ لغت کا بھی ہے۔واضح ہوکہ اہل جاہلیت یہ فعل اس لیے کرتے تھے تاکہ اپنی اولاد کو نظر بد سے محفوظ رکھ سکیں چنانچہ "المنجد" میں ہے :

«کان الاعراب یضعونہا علی اولادہم للوقایۃ من العین ودفع الارواح»

"اعراب اپنی اولاد کو نظر بد اوربد روحوں سے بچاؤ کی خاطر ان کے گلے میں تیمہ لٹکاتے تھے۔"

امام ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ مسئلہ ہذاکی مزید وضاحت کرتے ہوئے رقمطراز ہیں :

«کانھم یعتقدون انھا تمام الدواء والشفاء وانما جعلہا شرکا لانہم ارادوابہا دفع المقادیر المکتوبۃ علیہم فطلبوادفع الذي من غیر اللہ الذي ہو دافعہ» (النہایۃ:۱/۱۹۸)

"گویاکہ ان کا یہ عقیدہ تھا تیمہ ہی مکمل دوااورشفاء ہے اوراس تیمہ کواللہ کا شریک ٹھہرادیا۔انہوں نے چاہاکہ تیمہ کے ذریعے لکھی ہوئی تقدیر کو محو کردیں اوربیماریوں کے ازالہ کےلیے غیراللہ کا سہارا ڈھونڈا حالانکہ صرف رب العزت ہی تکالیف کودور کرنے والا ہے۔اورحافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

«التمائم جمع تیمۃ وہی خرزاو قلادۃ تعلق فی الراس کانوافی الجاہلیۃ یعتقدون ان ذلک یدفع الافات» (فتح الباری:10196)

"تمام تیمہ کی جمع ہے اوروہ منکے یاہار ہےجسے سر میں لٹکایا جاتا ہے جاہلیت میں لوگوں کا اعتقاد تھا کہ اس سے مصائب رفع ہوجاتے ہیں۔"

اہل فن کی تشریحات کی روشنی میں۔«من تعلق تیمۃ فقداشرک» کا مفہوم بھی واضح ہوگیاکہ مقصوداس سے مذکورہ معتقدات کی تردید ہے نہ کہ معروف تعویذات جن میں جاہلیت والے مشرکانہ تصوررات نہیں ہوتے۔

علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے "سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ" میں صاحب "دلائل الخزات" کا رد کیا ہے جس نے تیمہ کی تعریف میں قرآنی آیات یااسمائے الہیٰ پر مشتمل مرقوم تعویز ات کوداخل کیاہے۔

قرآنی آیات اوراسماء اللہ الحسنی پر مشتمل تعویذلٹکانے کے بارے میں سلف اورخلف کا ہمیشہ سے اختلاف چلاآرہاہے کچھ منع کے قائل ہیں اوردیگرنے جواز کافتوی دیا ہے ۔چنانچہ "فتح المجید" میں ہے :

«لکن اذاکان المعلق من القرآن فرخص فیہ بعض السلف وبعضھم لم یرخص فیہ» (۱/۳۹۲)

"لیکن لٹکی ہوئی شے جب قرآنی آیات پر مشتمل ہو تو بعض سلف نے اس کوجائز قراردیا ہے اوربعض نے ناجائز قراردیا ہے اس سے معلوم ہوا تنازعہ فیہ شی صرف جوازعدم جواز

ہے نہ کہ جواز کا معتقد و عامل مشرک ہے شرک کا فتوی صادر کرنے سے پہلے قائلین با لجواز سلف کو بھی ملحوظ خاطر رکھنا ضروری ہے ۔

من کان مستنا فلیستن بمن قدمات          الخ

البتہ دلائل کی روسے میرے نزدیک محقق مسلک یہی ہے کہ تعویز گنڈے سے مطلقاً احتراز کیا جائے اور صرف ثابت شدہ دم پر اکتفا کیا جائے ۔

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

# ج1ص612

محدث فتویٰ